حصہ نثر

www.ilmkidunya.com

مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری

(۱۹۴۳ء - ۲۰۰۶ء)

مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری ۶ جون ۱۹۴۳ء کو ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش کے ضلع اعظم گڑھ کے ایک قصبہ مبارک پور کے قریب واقع گاؤں حسین آباد میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے قرآنِ پاک کی تعلیم اپنے دادا اور چچا سے حاصل کی۔ ۱۹۴۸ء میں مدرسہ عربیہ دارالتعلیم مبارک پور میں داخلہ لے کر عربی اور فارسی کی تعلیم کا آغاز کیا۔ ۱۹۵۴ء میں مدرسہ احیاء العلوم مبارک پور میں داخل ہوئے اور دو سال بعد مزید تعلیم کے لیے مدرسہ فیضِ عام مئو (ضلع مئو) چلے گئے۔ سات سالہ طویل تعلیمی دور کے بعد انھوں نے سندِ فضیلت حاصل کی۔ انھوں نے ۱۹۵۹ء میں مولوی اور ۱۹۶۰ء میں عالم کی اسناد حاصل کیں۔ آپ نے تقریباً اٹھائیس (۲۸) سال ہندوستان کے مختلف مدارس اور جامعات میں تدریس کی۔

مولانا صفی الرحمٰن کی شہرت کا بنیادی سبب ان کی تصنیف ''الرحیق المختوم'' ہے۔ یہ کتاب سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم پر لکھی گئی ایک مستند اور جامع کتاب ہے۔ ۱۹۷۶ء میں ''رابطہ عالم اسلامی'' (مکہ مکرمہ) کی طرف سے سیرت النبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم پر منعقدہ پہلے عالمی مقابلے میں یہ کتاب اوّل انعام حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی۔ اس اعزاز نے انھیں دنیا بھر میں شہرت عطا کی۔ یہ کتاب اصلاً انھوں نے عربی زبان میں لکھی اور بعد ازاں خود ہی اس کو اردو زبان کے قالب میں ڈھالا۔

اللہ تعالیٰ نے مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری کو عربی اور اردو، ہر دو زبانوں میں انشا و تحریر کا عمدہ ذوق اور سلیقہ عطا کیا تھا۔ وہ قدیم و جدید مصادرِ سیرت سے اخذ و انتخاب اور تحقیقی و تنقیدی صلاحیتوں سے بھی مالا مال تھے۔ اسی وجہ سے ان کی تصنیف ''الرحیق المختوم'' نے اردو ادبِ سیرت میں ایک نمایاں مقام حاصل کیا۔ اس کتاب کا شمار اردو زبان کی مستند اور شاہ کار کتبِ سیرت میں ہوتا ہے۔ مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری نے عربی اور اردو میں سترہ (۱۷) سے زائد کتب تصنیف و تالیف کیں۔

www.ilmkidunya.com

سبق: ۳

ہجرتِ حبشہ

تدریسی مقاصد:

- ☆ ہجرتِ حبشہ کے پس منظر اور اسباب کو بیان کرنا
- ☆ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے کردار اور اِنصاف پسندی پر روشنی ڈالنا
- ☆ حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی دربارِ نجاشی میں تقریر کے نکات کو سمجھنا
- ☆ سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے واقعات سے عملی رہ نمائی حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا

مشرکین کو سخت قلق تھا کہ مسلمان اپنی جان اور اپنا دین بچا کر ایک پُرامن جگہ بھاگ گئے ہیں، لہٰذا انھوں نے عمرو بن عاص اور عبداللہ بن ربیعہ کو جو گہری سوجھ بوجھ کے مالک تھے اور ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، ایک اہم سفارتی مہم کے لیے منتخب کیا اور ان دونوں کو نجاشی اور بطریقوں کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے بہترین تحفے اور ہدیے دے کر حبش روانہ کیا۔ ان دونوں نے پہلے حبش پہنچ کر بطریقوں کو تحائف پیش کیے۔ پھر انھیں اپنے ان دلائل سے آگاہ کیا، جن کی بنیاد پر وہ مسلمانوں کو حبش سے نکلوانا چاہتے تھے۔

جب بطریقوں نے اس بات سے اتفاق کر لیا کہ وہ نجاشی کو مسلمانوں کے نکال دینے کا مشورہ دیں گے تو یہ دونوں نجاشی کے حضور حاضر ہوئے اور تحفے تحائف پیش کر کے اپنا مدعا یوں عرض کیا:

> ''اے بادشاہ! آپ کے ملک میں ہمارے کچھ ناسمجھ نوجوان بھاگ آئے ہیں۔ انھوں نے اپنی قوم کا دین چھوڑ دیا ہے لیکن آپ کے دین میں بھی داخل نہیں ہوئے ہیں بلکہ ایک نیا دین ایجاد کیا ہے جسے نہ ہم جانتے ہیں، نہ آپ۔ ہمیں آپ کی خدمت میں انھی کی بابت ان کے والدین، چچاؤں اور کنبے قبیلے کے عمائدین نے بھیجا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ آپ انھیں ان کے پاس واپس بھیج دیں، کیوں کہ وہ لوگ ان پر کڑی نگاہ رکھتے ہیں اور ان کی خامی اور عتاب کے اسباب کو بہتر طور پر سمجھتے ہیں۔''

جب یہ دونوں اپنا مدعا عرض کر چکے تو بطریقوں نے کہا:

''بادشاہ سلامت! یہ دونوں ٹھیک ہی کہہ رہے ہیں۔ آپ ان جوانوں کو ان دونوں کے حوالے کر دیں۔ یہ دونوں انھیں ان کی قوم اور ان کے ملک میں واپس پہنچا دیں گے۔''

www.ilmkidunya.com

نجاشی نے سوچا کہ اس قضیے کو گہرائی سے کھنگالنا اور اس کے تمام پہلوؤں کو سننا ضروری ہے۔ چناں چہ اس نے مسلمانوں کو بلا بھیجا۔ مسلمان یہ تہیّہ کر کے اس کے دربار میں آئے کہ ہم سچ ہی بولیں گے، خواہ نتیجہ کچھ بھی ہو۔ جب مسلمان آ گئے تو نجاشی نے پوچھا:

''یہ کون سا دین ہے جس کی بنیاد پر تم نے اپنی قوم سے علیحدگی اختیار کر لی ہے، لیکن میرے دین میں بھی داخل نہیں ہوئے ہو اور نہ ان ملّتوں ہی میں سے کسی کے دین میں داخل ہوئے ہو؟''

مسلمانوں کے ترجمان حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا:

''اے بادشاہ! ہم ایسی قوم تھے جو جاہلیت میں مبتلا تھی۔ ہم بُت پوجتے تھے، مُردار کھاتے تھے، بدکاریاں کرتے تھے، قرابت داروں سے تعلق توڑتے تھے، ہمسایوں سے بدسلوکی کرتے تھے اور ہم میں سے طاقت ور کمزور کو کھا رہا تھا۔ ہم اسی حالت میں تھے کہ اللہ نے ہم ہی میں سے ایک رسول بھیجا۔ اس کی عالی نسبی، سچائی، امانت اور پاک دامنی ہمیں پہلے سے معلوم تھی۔ اس نے ہمیں اللہ کی طرف بلایا اور سمجھایا کہ ہم صِرف ایک اللہ کو مانیں اور اسی کی عبادت کریں اور اس کے سوا جن پتھروں اور بتوں کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے، انھیں چھوڑ دیں۔ اس نے ہمیں سچ بولنے، امانت ادا کرنے، قرابت جوڑنے، پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے اور حرام کاری وخون ریزی سے باز رہنے کا حکم دیا۔ اور فواحش میں ملوّث ہونے، جھوٹ بولنے، یتیم کا مال کھانے اور پاک دامن عورتوں پر جھوٹی تہمت لگانے سے منع کیا۔ اس نے ہمیں یہ بھی حکم دیا کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اس نے ہمیں نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا حکم دیا۔''

اسی طرح حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے اسلام کے کام گِنائے، پھر کہا:

''ہم نے اس پیغمبر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو سچا مانا، اس پر ایمان لائے اور اس کے لائے ہوئے دینِ خداوندی میں اس کی پیروی کی۔ چناں چہ ہم نے صرف اللہ کی عبادت کی، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا اور جن باتوں کو اس پیغمبر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے حرام بتایا انھیں حرام مانا، اور جن کو حلال بتایا انھیں حلال جانا۔ اس پر ہماری قوم ہم سے بگڑ گئی۔ اس نے ہم پر ظلم وستم کیا اور ہمیں ہمارے دین سے پھیرنے کے لیے فتنے اور سزاؤں سے دوچار کیا تاکہ ہم اللہ کی عبادت چھوڑ کر بُت پرستی کی طرف پلٹ جائیں اور جن گندی چیزوں کو حلال سمجھتے تھے انھیں پھر حلال سمجھنے لگیں۔ جب انھوں نے ہم پر بہت قہر وظلم کیا، زمین تنگ کر دی اور ہمارے درمیان اور ہمارے دین کے درمیان روک بن کر کھڑے ہو گئے تو ہم نے آپ کے ملک کی راہ لی۔ اور دوسروں پر آپ کو ترجیح دیتے ہوئے آپ کی پناہ میں رہنا پسند کیا اور یہ امید کی کہ اے بادشاہ! آپ کے پاس ہم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

نجاشی نے کہا:

''وہ پیغمبر جو کچھ لائے ہیں اس میں سے کچھ تمھارے پاس ہے؟''

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ہاں!''

نجاشی نے کہا:

www.ilmkidunya.com

''ذرا مجھے بھی پڑھ کر سناؤ۔''

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے ''سورۂ مریم'' کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں۔ نجاشی اس قدر رویا کہ اس کی داڑھی تر ہوگئی۔ نجاشی کے تمام اسقف بھی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تلاوت سن کر اس قدر روئے کہ ان کے صحیفے تر ہو گئے۔ پھر نجاشی نے کہا کہ یہ کلام اور وہ کلام جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام لے کر آئے تھے، دونوں ایک ہی شمع دان سے نکلے ہوئے ہیں۔

اس کے بعد نجاشی نے عمرو بن عاص اور عبداللہ بن ربیعہ کو مخاطب کر کے کہا: ''تم دونوں چلے جاؤ۔ مَیں ان لوگوں کو تمھارے حوالے نہیں کر سکتا اور نہ یہاں ان کے خلاف کوئی چال چلی جا سکتی ہے۔''

اس حکم پر وہ دونوں وہاں سے نکل گئے لیکن پھر عمرو بن عاص نے عبداللہ بن ربیعہ سے کہا: ''خدا کی قسم! کل ان کے متعلق ایسی بات لاؤں گا کہ ان کی ہریالی کی جڑ کاٹ کر رکھ دوں گا۔''

عبداللہ بن ربیعہ نے کہا: ''نہیں۔ ایسا نہ کرنا۔ ان لوگوں نے اگرچہ ہمارے خلاف کیا ہے لیکن ہیں بہر حال ہمارے اپنے ہی کنبے قبیلے کے لوگ۔'' مگر عمرو بن عاص اپنی رائے پر اڑے رہے۔

اگلا دن آیا تو عمرو بن عاص نے نجاشی سے کہا: ''اے بادشاہ! یہ لوگ عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ کے بارے میں ایک بڑی بات کہتے ہیں۔'' اس پر نجاشی نے مسلمانوں کو پھر بلا بھیجا۔ وہ پوچھنا چاہتا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مسلمان کیا کہتے ہیں۔ اس دفعہ مسلمانوں کو گھبراہٹ ہوئی لیکن انھوں نے طے کیا کہ سچ ہی بولیں گے، نتیجہ خواہ کچھ بھی ہو۔ چناں چہ جب مسلمان نجاشی کے دربار میں حاضر ہوئے اور اس نے سوال کیا تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں وہی بات کہتے ہیں جو ہمارے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم لے کر آئے ہیں۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کی روح اور اس کا وہ کلمہ ہیں جسے اللہ نے کنواری پاک دامن حضرت مریم علیہا السلام کی طرف القا کیا تھا۔''

اس پر نجاشی نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور بولا:

''خدا کی قسم جو کچھ تم نے کہا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے، اس تنکے کے برابر بھی بڑھ کر نہ تھے۔''

اس پر بطریقوں نے ''ہونہہ'' کی آواز لگائی۔ نجاشی نے کہا: ''اگرچہ تم لوگ 'ہونہہ' کہو۔''

اس کے بعد نجاشی نے مسلمانوں سے کہا:

''جاؤ! تم لوگ میرے قلمرَو میں امن و امان سے ہو۔ جو تمھیں گالی دے گا اس پر تاوان لگایا جائے گا۔ مجھے گوارا نہیں کہ تم میں سے مَیں کسی آدمی کو ستاؤں اور اس کے بدلے مجھے سونے کا پہاڑ مل جائے۔''

www.ilmkidunya.com

اس کے بعد اس نے اپنے حاشیہ نشینوں سے مخاطب ہو کر کہا:

''ان دونوں کو ان کے ہدیے واپس کر دو۔ مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں۔ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے جب مجھے میرا ملک واپس کیا تھا تو مجھ سے کوئی رشوت نہیں لی تھی کہ میں اس کی راہ میں رشوت لوں۔ نیز اللہ نے میرے بارے میں لوگوں کی بات قبول نہ کی تھی کہ میں اللہ کے بارے میں لوگوں کی بات مانوں۔''

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا جنھوں نے اس واقعے کو بیان کیا ہے، کہتی ہیں اس کے بعد وہ دونوں اپنے ہدیے تحفے لیے بے آبرو ہو کر واپس چلے گئے اور ہم نجاشی کے پاس ایک اچھے ملک میں ایک اچھے پڑوسی کے زیرِ سایہ مقیم رہے۔

(الرحیق المختوم)

مشق

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) مشرکینِ مکہ نے سفارتی مہم کے لیے کن دو افراد کو منتخب کیا؟

(ب) نجاشی کے سامنے مشرکین کے نمائندوں نے کس طرح مدعا پیش کیا؟

(ج) حضرت جعفر طیّار بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً کیا فرمایا؟

(د) حضرت جعفر طیّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآنِ پاک کی کس سورۃ کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں؟

(ہ) حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں کیا فرمایا؟

۲۔ درست جواب کی نشان دہی کریں:

(i) مسلمانوں نے ہجرت کی مکہ مکرمہ سے:

(الف) عراق کی طرف (ب) حبشہ کی طرف (ج) یمن کی طرف (د) شام کی طرف

(ii) مشرکین مکہ نے نجاشی کے دربار میں نمائندے بھیجے:

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

(iii) جاؤ! تم لوگ امن و امان سے ہو، میرے:

(الف) مُلک میں (ب) علاقے میں (ج) قلمرو میں (د) صُوبے میں

www.ilmkidunya.com

(iv) اے بادشاہ! ہم ایسی قوم تھے جو مبتلا تھی:

(الف) غفلت میں (ب) بُت پرستی میں (ج) خود غرضی میں (د) جاہلیت میں

(v) مجھے گوارا نہیں کہ تم میں سے مَیں کسی آدمی کو ستاؤں اور اس کے بدلے مجھے مل جائے:

(الف) بہت بڑا خزانہ (ب) سونے کا پہاڑ (ج) سیم و زر (د) قیمتی گھوڑے

۳۔ سبق ''ہجرت حبشہ'' کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درج ذیل جُملوں کی وضاحت کریں:

(الف) ہم اسی حالت میں تھے کہ اللہ نے ہم ہی میں سے ایک رسول بھیجا۔

(ب) فواحش میں ملوث ہونے، جھوٹ بولنے، یتیم کا مال کھانے اور پاک دامن عورتوں پر جھوٹی تہمت لگانے سے منع کیا۔

(ج) پھر نجاشی نے کہا کہ یہ کلام اور وہ کلام جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام لے کر آئے تھے، دونوں ایک ہی شمع دان سے نکلے ہوئے ہیں۔

(د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کی روح اور اس کا وہ کلمہ ہیں جسے اللہ نے کنواری پاک دامن حضرت مریم علیہا السلام کی طرف اِلقا کیا تھا۔

(ہ) خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے جب مجھے میرا ملک واپس کیا تھا تو مجھ سے کوئی رشوت نہیں لی تھی کہ میں اس کی راہ میں رشوت لوں۔

۴۔ ''رحمۃ للعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم'' کے موضوع پر اشعار اور حوالوں کے ساتھ تقریر کریں۔

۵۔ سبق ''ہجرت حبشہ'' کا خلاصہ تحریر کریں۔

۶۔ سیاق و سباق کے حوالے سے درج ذیل اقتباس کی تشریح کریں۔

''اے بادشاہ! ہم ایسی قوم تھے۔۔۔۔۔۔اور زکوٰۃ کا حکم دیا۔''

واحد، جمع، جمع مکسّر، جمع سالم، تثنیہ اور جمع الجمع

واحد: وہ لفظ جو فقط ایک شخص، جگہ یا چیز کے لیے استعمال ہو، واحد کہلاتا ہے۔ مثلاً: خبر، کتاب، مسجد وغیرہ۔

جمع: وہ لفظ جو ایک سے زیادہ افراد اشیا یا جگہوں کو ظاہر کرے یعنی دو یا دو سے زائد کے لیے استعمال ہو، اسے جمع کہتے ہیں۔ مثلاً خبریں، کتب، مساجد وغیرہ

جمع کی اقسام: جمع کی بنیادی طور پر چار اقسام ہیں:

(۱) جمع مکسّر (۲) جمع سالم (۳) تثنیہ (۴) جمع الجمع

www.ilmkidunya.com

جمع مکسّر: واحد سے جمع بناتے ہوئے واحد کی اصل صورت میں تبدیلی آجائے اسے جمع مکسّر کہتے ہیں۔ مثلاً:
منظر سے مناظر، تجویز سے تجاویز وغیرہ۔

جمع سالم: وہ جمع جس میں واحد کی اصل صورت میں کوئی تبدیلی نہ آئے بلکہ اس کے آخر میں مخصوص حروف کا اضافہ ہو اسے جمع سالم کہیں گے۔ مثلاً: کاغذ سے کاغذات، باغ سے باغات، بزرگ سے بزرگان

تثنیہ: عربی زبان اور قواعد کے مطابق دو چیزوں کے لیے الگ استعمال کی جاتی ہے۔ اس حالت کو 'تثنیہ' کہتے ہیں۔ مثلاً: والدین، جانبین، دارین وغیرہ۔

جمع الجمع: ایسی جمع جو پہلے ہی جمع ہو اور پھر اس جمع کی بھی جمع بنا دی جائے یعنی جمع کی جمع کو "جمع الجمع" کہتے ہیں۔ مثلاً:

واحد	جمع	جمع الجمع
لقب	القاب	القابات
نادر	نوادر	نوادرات

۷۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے جمع مکسّر اور جمع سالم بنائیں اور جملوں میں استعمال کریں:

قوم، کتاب، شجر، احسان، مضمون

۸۔ درج ذیل الفاظ جمع الجمع بنائیں:

وجہ، امر، دوا، شجر، عجیب، جوہر، فتح

مضمون نویسی:

کسی بھی علمی، ادبی، صحافتی، سائنسی موضوع پر اپنے افکار و خیالات کو مربوط اور مدلّل انداز میں تحریر کرنا، مضمون نویسی کہلاتا ہے۔
مضمون عموماً تین حصّوں پر مشتمل ہوتا ہے:

(۱) تمہید یا تعارف　(۲) نفسِ مضمون/متن　(۳) اختتام

اسلوبِ بیان کے اعتبار سے مضمون نویسی کے مختلف انداز ہیں:

(الف) بیانیہ: اس میں موضوع کو ایک ترتیب وار کہانی یا واقعہ کی صورت میں بیان کیا جاتا ہے۔

(ب) استدلالی: اس میں موضوع کے حق یا مخالفت میں دلائل دیے جاتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

(ج) **تفصیلی:** اس میں موضوع سے متعلق تمام تر تفصیلات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور موضوع کو مربوط انداز میں تحریر کیا جاتا ہے۔

(د) **تحقیقی:** اس میں موضوع سے متعلق تحقیق کر کے مختلف حوالہ جاتی مواد کو مضمون کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

۹۔ مضمون نویسی کے مختلف پہلوؤں اور اسالیب کو مدِ نظر رکھتے ہوئے "بین المذاہب ہم آہنگی" کے موضوع پر مضمون تحریر کریں:

سرگرمیاں برائے طلبہ:

☆ سبق میں شامل احادیث نبویؐ کے حوالہ جات لائبریری یا ڈیجیٹل لائبریری کی مدد سے تلاش کریں اور ان کی فہرست مرتّب کریں۔

☆ کالج میں "سیرت النبی خاتم النبیین ﷺ" کے موضوع پر سیمینار منعقد کروائیں اور سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر تیار کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ سبق کے آغاز سے پہلے تمہیدی سوالات کریں۔

☆ مکہ میں مسلمانوں پر ہونے والے ظلم و ستم اور ان حالات کی تصریح کریں جن کی وجہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کی گئی۔

☆ طلبہ کو مکہ سے حبشہ تک کے سفر کو نقشے کے ذریعے سے سمجھائیں تاکہ تاریخی فہم بہتر ہو۔

☆ طلبہ کو اس واقعہ سے حاصل ہونے والے اخلاقی اسباق یعنی صبر، استقامت، انصاف اور مذہبی رواداری پر غور کرنے کی ترغیب دیں۔

www.ilmkidunya.com